فکر و نظر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# کون جیتا اور کون ہارا؟

## قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ـــ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا

الیکشن اور انتخابات کی ریت کب پڑی اور کہاں پر اس کی بسم اللہ ہوئی؟ یہاں اس سے بحث نہیں، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ، حکمران طبقہ کے سلسلہ کی بدگمانی اس کا سبب بنی اور سیاسی شاطروں نے اس سے کھل کر فائدہ اٹھایا، ستائے ہوئے عوام کا استحصال کیا اور باہمی منافرت اور رقیبانہ مناقشت میں الجھا کر پوری قوم کو نقصان پہنچایا، جو ہاتھ سماج دشمن عناصر اور آمر حکمرانوں کے گریبانوں کی طرف بڑھ سکتے تھے، وہ اب ایک دوسرے کے جیب، دامن اور گریبانوں پر اٹھنے لگے۔ وقت اور دولت کا جو ضیاع ہوا، اس کا احساسِ زیاں بھی جاتا رہا۔ وارے نیارے چند شاطروں کے ہوئے، قربانی پوری قوم کو دینا پڑی اور جن موہوم امیدوں کے لالچ میں ضمیر اور ایمان کا ناس کیا، وہ بھی "حسرت" ہی بن کر گلے کا ہار بنیں۔

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ

بدگمانی یہ تھی کہ: یہ صاحب لوگ قیادت کے اہل نہیں ہیں، اس لیے انہیں یہ مسند چھوڑ دینا چاہیے! اب چاہیے تو یہ تھا کہ وہ قوم کا اعتماد بحال کرتے اور عملاً اپنی اہلیت کا ثبوت دیتے مگر ہوا یہ کہ وہ لوگوں کے گھروں کو اٹھ دوڑے اور منتوں سے کہنے لگے کہ: خدارا کہو کہ: میں اہل ہوں، اگر اس پر بھی کوئی چپ رہتا ہے تو سفارشیں پیدا کر کے درخواستیں دہراتے ہیں، اب بھی کوئی ہاتھ نہ آئے تو اس کے پاؤں پڑ کر اس کی زبان کو پکڑ کر ہلاتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر شکار ہاتھ سے جاتا نظر آتا ہے تو پھر گولی تان کر پوچھتے ہیں کہ: ارے الو کے پٹھے "ووٹ" دو گے یا نہیں، اگر اب بھی وہ "نہیں" پر رک سکا" تو پھر تھانے جا کر رشوت دیتے ہیں، تھانیدار اٹھتے ہیں، ووٹر کے بال بچے اور عزیز و اقارب کو پکڑ کر تھانے میں یرغمال بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ الغرض دہشت گردی کے چکر چلا کر دنیا کو مجبور کرتے ہیں کہ:

کہو: میں سب سے اچھا ہوں، قیادت اور اعتماد کا اہل ہوں، بلکہ یہ کہو کر: میرے سوا پوری قوم کے پاس اور کوئی متبادل قیادت نہیں ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

بہر حال یہ واہیات نے اتنی بڑھی کہ تقریباً ہر ملک میں متحارب گروپ پیدا ہو گئے اور اس "جوڑ پتان" کی بازی میں جو جیتا دنیا نے سمجھا کہ اس نے خدا کو بھی جیت لیا اور جو ہار گیا دنیا کی نگاہ میں وہ سب سے راندۂ درگاہ قرار پایا — مگر ہمارے نزدیک "حقیقی جیت" تو شاید کسی کی ہوئی ہو، ہار سب کی یقینی ہوئی، بلا استثناء سب نے افراط و تفریط سے کام لیا، دھاندلیاں کیں، جھوٹ بولے، دل کی کدورتوں کی تخلیق اور ان کی آبیاری کے سامان کیے، جلب زر اور اقتدار کی خواہش مچلی، دین و ایمان، عقل و ہوش اور عوام کا استحصال ہوا، سنجیدہ سوچ اور مساعی جمیلہ کا خون ہوا، سب سے بڑھ کر یہ کہ: دنیا کسی کی بنی، آخرت دوسرے نے بیچ کر اسے خراجِ تحسین پیش کیا، اللہ اور اس کے رسول برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہار اور جیت کا جو تصور اور پیمانے مقرر کیے، اب وہ بھی یکسر بدل گئے۔

یہاں ہمیں اس سے سروکار نہیں کہ یہ نام نہاد "ہار جیت" کس کی ہوئی، جو ہارے وہ اپنے کیے کا پھل پا گئے اور جو جیتے گویا وہ بھی اپنے دام میں آپ ہی آ گئے — جو ہارے وہ سکرات کی تلخی سے نجات پا گئے اور جن کی جیت ہوئی انھوں نے اپنے اوپر "نزع" طاری کر لی۔ کل تک پتہ چلے گا کہ اس کی جان آسانی سے نکلی یا عذابوں سے، کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ: صاحبِ اقتدار، اقتدار حاصل کر کے چھری کے بغیر ذبح ہوا۔ فقد ذبح بغیر سکین (ابوداؤد) بایں حزم و احتیاط حضرت عمرؓ بن الخطاب فرمایا کرتے تھے کہ:

میں خدا سے اپنی خدمات حقہ کا صلہ نہیں چاہتا بس اتنی آرزو ہے کہ معاملہ برابر برابر ہی رہے۔

آپ غور فرمائیں کہ جو لوگ اپنی پوری مدہوشی کے عالم میں اقتدار کے دام کھرے کرتے رہے ہیں، ان کی جان کیسے نکلے گی اور کل ان کا حشر کیا ہو گا؟

جس بات کو یہ لوگ اپنی "جیت" بتا رہے ہیں، خدا کے نزدیک یہ تو چند روزہ ایسی "متاعِ قلیل" ہے، جس نے اسے چکھا وہ بھی کل پچھتائے گا اور جو اس سے محروم رہا وہ بھی حسرتوں کی آگ میں جلتا رہے گا۔ اس جیت سے پہلے کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ کون ہے اور کیسا ہے؟

لیکن اب ملک کا پتہ پتہ ترازو بن جاتا ہے جس میں وہ تلنے لگ جاتا ہے اور قوم کا ہر ہاتھ اسے تولنے پر کمر کس لیتا ہے۔ اس لیے عموماً ایسے تلنے والوں کا انجام حوصلہ شکن ہی رہا ہے۔

جن کو حقیقی جیت نصیب ہوئی خدا کے نزدیک ان کی کچھ خصوصیات اور علامات ہیں، وہاں پارٹی یا برادری سسٹم کی کوئی بات نہیں، جو ان خصوصیات کا حامل ہوتا ہے، خدا کے ہاں جیت اسی کی ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں ان کی پوری تفصیل آگئی ہے۔ اہلِ جیت کے ذکر میں فرمایا۔

جو ایمان لائے اس کی عافیت کے لیے ہجرت کی، راہِ خدا میں جہاد کیا، اپنے مال اور جانیں لڑا دیں۔ خدا کے ہاں ان کے بڑے درجے ہیں اور وہی کامیاب لوگ ہیں۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (توبہ ع ۳)

جس نے خدا اور رسول کا حکم مانا، اللہ سے ڈرا اور اس (کے غصے) سے بچتا رہا وہ اپنی مراد پا گیا۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (پ ۱۸۔ النور ع ۷)

معمولی نہیں عظیم کامیابی حاصل کی۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (پ ۲۲۔ الاحزاب ع ۹)

جو لوگ رسولِ برحق پر ایمان لائے، اس کی حمایت کی اور ان کو مدد دی اور اس روشنی کے پیچھے ہو لیے جو اس کے ہمراہ نازل کی گئی وہ فلاح پا گئے۔

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۹۔ الاعراف ع ۱۹)

فرمایا: تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو (دنیا کو) نیک کاموں کی طرف دعوت دے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے، یہ لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۴۔ آل عمران ع ۱۱)

دنیا و آخرت کی سب بھلائیاں اور فلاح و بہبود اللہ کے رسول اور ان کے ان ساتھیوں کے حصے میں آئیں گی جنھوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانیاں دیں۔

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ۱۰ - التوبۃ ع۱۱)

جو لوگ اللہ کی رضا چاہتے ہیں ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ رشتے داروں کو ان کا حق دیں اور مسکینوں اور مسافروں کو (ان کا حق) یہی ان کی کامیابی ہے۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ۲۱ - روم ع۴)

جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ راہِ راست پر بھی ہیں اور کامیاب بھی۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ عَلٰي هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ۲۱ - لقمان ع۱)

جو لوگ خدا کے حضور پیش ہونے سے ڈرتے ہیں وراثت ارضی ان کے حصہ میں آئے گی۔

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ (پ۱۳ - ابراھیم ع۲)

مومن ہو کر اللہ اور رسول کے مخالفوں سے دوستی رکھیں، ممکن نہیں ہے، خواہ وہ ان کے بزرگ یا عزیز اور اپنے کنبہ کے لوگ ہوں۔ اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی، یہ خدائی جماعت ہے اور یہ خدائی جماعت ہی کامیاب ہونے والی ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ۲۸ - الحشر ع۳)

جو بدنصیب لوگ ایسے عظیم انسانوں کا مذاق اڑاتے ہیں، خدا خود ان کو سمجھ لیتا ہے۔ ہاں خدا اپنے ان بندوں کو خود نوازتا ہے اور جیت بھی انہی کی ہوتی ہے۔

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓي اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝ اِنِّىْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ (پ۱۸ - المومنون ع۶)

فرمایا: جیت اسی کی ہوئی جس نے اپنی روح کو پاک کر لیا۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (پ۳۰ - الشمس ع)

اور خود پاک صاف رہا۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (پ۳۰ - الاعلیٰ ع)

روح اور نفس کے تزکیہ و طہارت کی عظمت کا اندازہ اس سے فرمائیے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اللہ سے اس کے لیے دعائیں کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا

سچائی انسان کی نجات اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔

واللہ یا ھؤلاء ولاینجیکم الا الصدق (قالہا احد الثلثۃ - بخاری)

ان کی زندگیاں اندھیروں میں اُجالا، چوکھی فتنوں اور سیلاب بلا میں روشنی کی باعث ہوتی ہیں جن کے سینے اخلاص کا خزینہ ہوتے ہیں۔

طُوْبٰى لِلْمُخْلِصِيْنَ، اُولٰٓئِكَ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى تَنْجَلِىْ عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ (بیہقی)

وہ قوم بہت بڑی خوش نصیب ہوتی ہے جس کو نیک نیت قیادت اور مخلص رہنما مل جاتے ہیں، انہی کا بیڑا پار ہوتا ہے اور انہی کی جیت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ خود فلاح پاتے ہیں اور قوم کے لیے رحمت ثابت ہوتے ہیں۔

قد افلح من اخلص قلبه للایمان وجعل قلبه سلیما ولسانه صادقا ونفسه مطمئنة وخلیقته مستقیمة وجعل اذنه مستمعة وعینه ناظرة (رواہ احمد)

قرآن حکیم کا دامن تھام لینے والا تباہی سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اس کا ایک پلہ خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں۔

فان هذا القرآن طرفه بید اللہ وطرفه بایدیکم فتمسکوا به فانکم لن تهلکوا ولن تضلوا بعده ابدا (رواہ البزار والطبرانی)

اقوام و ملل کی عزت و نکبت، پستی اور بلندی، روحانی تسکین اور زندگی کی پاکیزگی اور طہارت، جیت اور ہار، قرآن حکیم پر موقوف ہے۔

ان اللہ یرفع بهذا الکتاب اقواما ویضع به آخرین (مشکوٰۃ)

خیر و برکت، ہار اور جیت اس خوش نصیب کے لیے جس کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے "خیر و برکت" کی کنجی اور "شر اور بدی" کے لیے تالا بنایا۔

ان ھذا الخیر خزائن تلك الخزائن مفاتیح فطوبیٰ لعبد جعله اللہ عزوجل مفتاحا للخیر مغلاقا للشر (رواہ ابن ماجہ)

قیامت میں ان لوگوں پر خدا کا سایۂ رحمت ہوگا (۱) امام عادل (۲) نوجوان عبادت گزار (۳) مسجد سے مانوس لوگ (۴) اور محض اللہ کی رضا کے لیے باہم پیار رکھنے والے۔الخ

یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ (بخاری)

برسر اقتدار افراد کی مشکلیں کسی ہوں گی، عدل و انصاف کیا اور انسانیت سے پیش آیا تو وہ کھل جائیں گی، ورنہ بارہی بار ہوگی۔

ما من امیر عشرۃ الا یؤتی بہ یوم القیمۃ مغلولا لا یفکہ الا العدل (رواہ احمد) ما من والی ثلثۃ الا لقی اللہ مغلولۃ یمینہ فکہ عدلہ او غلہ جورہ (رواہ ابن حبان)

فرمایا کہ جس نے ایک ایسے شخص کے ہاتھ اقتدار کا کوئی محکمہ دیا جس سے بہتر ملک میں لوگ موجود تھے، اس نے اللہ، رسول اور سب مسلمانوں سے غداری کی۔

من استعمل رجلا من عصابۃ وفیھم من ھو ارضی منہ فقد خان اللہ ورسولہ والمومنین رواہ الحاکم۔

جو لوگ یا پارٹیاں اور قومیں ناکام رہیں، گھاٹے اور نقصان سے دوچار ہوئیں اور انتہائی عروج پر فائز ہونے کے باوجود نامراد ہی رہیں، قرآن حکیم نے ان کی بھی تفصیل بیان کی ہے جس کا مطالعہ غالباً قارئین محدث کے لیے بصیرت افروز رہے گا۔

فرمایا افترا پرداز نامراد رہا۔

قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (پ۳۰۔ طٰہٰ ع۳)

نام نہاد انتخابات کے دوران "افترا پردازی" جس قدر عروج پر پہنچ جاتی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص یا پارٹی اپنی جعلی جیت پر خوش ہوتا ہے تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ، خدا ان کو غیرت سے ہمکنار کرے۔

فرمایا، جو لوگ بے انصاف اور دھاندلی پسند ہیں، وہ بھی برباد ہوئے۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا (پ۱۳۔ ابراھیم ع۳)

سرکش، دل کے کوڑھی اور جبلی خدا بھی خاسر و خائب رہے۔

وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ (پ۱۳-ابراھیم ع۳)

منکرین حق دادودہش حق کی راہ مارنے کے لیے کرتے ہیں مگر انجام کار یہی اخراجات ان کیلئے سامانِ عبرت بن جائیں گے، آخرت میں ان کو جہنم رسید کر کے پاک لوگوں سے ان کو الگ کر دیا جائے گا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (پ۹-انفال ع۵)

"اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ منکرینِ حق اپنے مال (اس لیے خرچ کرتے رہتے ہیں تاکہ (لوگوں کو) راہِ خدا سے روکیں، سو یہ لوگ (تو) مال کو (اسی طرح پر) خرچ کرتے ہی رہیں گے (مگر) پھر (آخر کار وہی مال) ان کے حق میں موجب) حسرت ہوگا کہ (خرچ بھی کریں اور) پھر ہوتے (بھی) کھائیں اور جو منکرین حق ہیں جہنم کی طرف ہانک دئے جائیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے الگ کرے اور ناپاک لوگوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کا (ایک) ڈھیر بنائے پھر اس ڈھیر اکے ڈھیر کو جہنم میں جھونک دے۔ یہی لوگ ہیں جو گھاٹے میں ہیں۔"

یہاں پر کافروں کے ضمن میں بعض شرارتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسے کام صرف کافر ہی کر سکتے ہیں، لیکن جب ایک مسلمان ہو کر راہِ حق پر بوجھ بننے اور سازشوں کے ذریعے اسے ٹالنے اور بریکیں لگاتے ہوئے نہ شرمائیں تو غور فرمائیے! ان کے لیے خدا کی جناب سے کیا سزا تشخیص کی جائے گی؟ اور کن لفظوں سے ان کا ذکر کیا جانا چاہیے؟

فرمایا کہ، کچھ ایسے لوگ بھی آپ کو ملیں گے کہ وہ بھاگ بھاگ کر دینِ حق کے مخالفوں میں شمولیت کریں گے اور بہانے یہ بنائیں گے کہ بھئی! آج کل ان کے پاس طاقت ہے۔ ان کی وجہ سے ہم کسی گردش میں نہ آجائیں۔ چونکہ ان بزدلوں کا راز بالآخر کھل جائے گا شرمسار ہو جائیں گے لیکن جب مسلمان ان سے گلہ کریں گے تو قسمیں کھائیں گے کہ دل تو ہمارے تمہارے ساتھ ہیں: فرمایا ایسے لوگوں کے اعمال ضائع ہو گئے اور سراسر نقصان میں بھی یہی رہے۔

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا

فِیْ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ ۝ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ط حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ ۔ (مائدہ ع)

"تو جن لوگوں کے دلوں میں کوڑھ ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان (مخالفوں) میں (شمولیت کے لیے بڑی) جلدی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا ڈر لگتا ہے کہ کہیں (بیٹھے بٹھائے) ہم کسی پھیر میں نہ آجائیں۔ سو کوئی دن جاتا ہے کہ اللہ (دینِ حق کے پرستاروں کی) فتح یا کوئی (اور) امر اپنی طرف سے پیش لائے گا تو اسی وقت یہ بزدل) اس (خدشہ) پر جو اپنے دلوں میں وہ چھپاتے تھے پشیمان ہوں گے۔ اور (جب) مسلمان (افسوس کرتے ہوئے آپس میں) کہیں گے کہ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑے زور سے قسمیں کھا (کھا) کر کہتے تھے کہ ہم (دل سے تو) تمہارے ساتھ ہیں، ان کا کیا دھرا سب اکارت ہوا اور وہ جاو درجہ گھاٹے میں رہے!"

فرمایا: وہ بھی ہارے جنھوں نے اسلام کے سوا کسی اور طرزِ حیات کی خواہش کی اور اُسے ڈھونڈا۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (پ۳ - آل عمران ع)

مطلب کا دین، کچھ ملتا نظر آیا تو سب سے بڑا مسلمان ورنہ تم کون ہم کون؟ ایسے لوگ بڑے گھاٹے میں پڑے اور سب سے بڑی بازی ہار رہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ ج فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ نِ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ج خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ط ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ (پ۱۷ - الحج ع)

"اور لوگوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو خدا کی عبادت تو کرتا ہے (مگر) اکھڑا اکھڑا کر اگر اس کو کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اس کی وجہ سے مطمئن ہو گیا اور اگر اس پر کوئی مصیبت آپڑی تو جدھر سے آیا تھا الٹا ادھر کو ہی لوٹ گیا، اس نے دنیا بھی کھوئی اور آخرت (بھی) صریح گھاٹا یہی کہلاتا ہے"

ہم سب اگر اس آیت کے آئینہ میں اپنا اپنی شکل دیکھنے کی کوشش کریں تو کسی کو بھی اپنی شکل اوپری محسوس نہ ہوگی۔ اِنَّا لِلّٰهِ۔

فرمایا: اصل میں ہارے وہی جو قیامت میں خود اور ان کے بال بچے گھاٹے میں رہے۔

قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ (پ۲۳ - الزمر ع)

"کہہ دو! فی الحقیقت گھاٹے میں وہ لوگ رہے جو قیامت کے دن اپنا اور اپنے اہل و عیال کا نقصان کر لیں گے۔"

دشمنانِ خدا (اعداء اللہ) کے بارے میں فرمایا کہ: ہم بھی ان کے لیے ایسے ساتھی مقرر کر دیتے ہیں جو ان کی حماقتوں کی نشاندہی کرنے کے بجائے الٹا ان کو حسین بنا کر پیش کرتے رہتے ہیں تاکہ انھیں اپنی حماقتوں کی چاشنی کا بھی اندازہ ہو جائے۔ دراصل شروع سے ہی یہ ہارے ہوئے حرماں نصیب لوگ ہوں گے۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ (پ ۲۴ ۔ حم السجدہ ع ۳)

"اور ہم نے ان کے ساتھ (برے) ہم نشیں (تعینات) کر دیے تھے تو انھوں نے ان کے اگلے اور پچھلے تمام حالات ان کی نظر میں اچھے کر دکھائے اور ان سے پہلے جنات کی اور آدمیوں کی (اور) بہت سی (نافرمان) امتیں ہو گزری تھیں ان کے شمول میں (عذاب کا) وعدہ ان کے حق میں بھی پورا ہو کر رہا، بے شک یہ لوگ (شروع سے) اپنے نقصان کے درپے تھے۔"

یہ وہ عظیم حقیقت ہے جس کا آپ شب و روز مشاہدہ کر سکتے ہیں، خاص کر "جو سیاسین ہوا اور با اثر افراد" ہوتے ہیں، وہ تو عموماً اس خدائی تدبیر کے نرغے میں رہتے ہیں۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں۔ منکرینِ حق کی دوستی اور نفاق خسارے کی خشتِ اولین ہے۔ اس کے صدقے میں وہ ہار حصے میں آتی ہے کہ دنیا کے ساتھ آخرت بھی فنا ہو جاتی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ۔
(پ ۴ ۔ آل عمران ع ۱۶)

"مسلمانو! اگر تم منکرینِ حق کے کہے میں آ جاؤ گے تو وہ تمھیں الٹے پیروں لوٹا کر لے جائیں گے، پھر تم ہی الٹے گھاٹے میں آ جاؤ گے۔"

الغرض! صحیح معنی میں جیت اس کی ہوتی ہے جس کی دنیا کے ساتھ آخرت بھی سلامت رہتی ہے، اگر آخرت کی قربانی دے کر کسی نے اپنی دنیا بنائی تو سمجھ لیجیے! جیت کر اس نے اپنی زندگی کی ساری پونجی ہار دی۔ یہ الیکشن جو لوگ جیتے انھیں اس امر کا بھی جائزہ لینا چاہیے کہ اس جوئے میں ایمان، ضمیر، انسانی اخلاق اور اسلامی نوامیس تو نہیں ہارے؟ اگر یہ نہیں ہار لے تو پھر آپ کی جیت ہوئی، یہ اقتدار، یہ تخت نصر یا فراعنہ اور نماردہ کی میراث نہیں ہے، سلیمانی اور یوسفی تخت و تاج ہے۔ اگر ان مبارک اقدارِ حیات اور

لازوال مکرمات کو تج کر جیت پائی تو پھر یقین کیجیے! آپ ہار گئے، پٹ گئے اور مٹ گئے۔